سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(بدھ18، جمعرات19، جمعتہ المبارک20، سوموار23۔ دسمبر2019)

(یوم الاربعاء20،یوم الخمیس21،یوم الجمع22،یوم الاثنین25۔ ربیع الثانی1441ھ)

سترھویں اسمبلی : سترھواں اجلاس

جلد17 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

بدھ،18-دسمبر2019

جلد 17 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2-	ایجنڈا	-----------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6-	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)		
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	15
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	41
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	53
	تحاریک استحقاق		
10۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-----------	57
	پوائنٹ آف آرڈر		
11۔	صوبہ میں غیر معیاری ایندھن کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا	-----------	57
	تحاریک التوائے کار		
12۔	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (۔۔۔جاری)	-----------	62
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019	-----------	66
14۔	کورم کی نشاندہی	-----------	72
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (۔۔۔جاری)	-----------	72
16۔	مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	-----------	81
17۔	مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019	-----------	87
	زیرو آور نوٹس		
18۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	-----------	96

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعرات،19-دسمبر2019

جلد 17 : شمارہ 2

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
19۔	ایجنڈا	-----------	99
20۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	101
21۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	102
	تعزیت		
22۔	معزز ممبر جناب منیر مسیح کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی	-----------	103
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
23۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	104
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	153
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	173
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
26۔	سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	182
	توجہ دلاؤنوٹس		
27۔	پتوکی: مرزا اشفاق بیگ نامی شخص کا ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ودیگر تفصیلات	-----------	183
28۔	ملتان: 16 سالہ لڑکی کا زیادتی کے بعد قتل	-----------	184
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
29۔	پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور اور ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی مئی 2003 سے جون 2008 کے عرصہ تک کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا	-----------	186

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	ایم،اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے، لاہور اور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	186
	پوائنٹ آف آرڈر	
31۔	کرسمس پیکج کی بحالی کا مطالبہ ----------	187
	تحاریک التوائے کار	
32۔	ننکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف ----------	188
33۔	پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے اعلیٰ افسران کے استعفیٰ کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ ----------	189
34۔	غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت(۔۔۔جاری) ----------	190
35۔	گوجرانوالہ میں ہوٹلوں پر حرام پرندوں کے گوشت کی خرید وفروخت(۔۔۔جاری) ----------	191
36۔	گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بوتلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیلنا(۔۔۔جاری) ----------	192
37۔	الائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	193
38۔	قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت کی سرعام فروخت(۔۔۔جاری) ----------	198
39۔	پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	199
40۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	200

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
41۔	بھارت کی جانب سے مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف حالیہ اقدامات کی پُرزور مذمت	-----------	201
	زیرو آور نوٹس		
42۔	پنجاب میں لمبرداری سسٹم ختم نہ کرنے کا مطالبہ	-----------	202
	جمعتہ المبارک،20۔دسمبر 2019		
	جلد 17 : شمارہ 3		
43۔	ایجنڈا	-----------	211
44۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	213
45۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	214
	سوالات (محکمہ اوقاف و مذہبی امور)		
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	215
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	253
48۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	264
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
49۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس اور پراجیکٹ کی سپیشل آڈٹ رپورٹیں برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	278
50۔	کورم کی نشاندہی	-----------	278

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،23۔دسمبر2019	
	جلد 17 : شمارہ 4	
51۔	ایجنڈا -----------	283
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	285
53۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	286
	سوالات(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	287
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	326
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	357
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
57۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف نارتھ پنجاب، چکوال2019 -----------	371
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
58۔	حکومت پنجاب کے مختلف اضلاع اور پراجیکٹ کی آڈٹ رپورٹس برائے سال2016-17اور2017-18کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	372
	توجہ دلاؤ نوٹس	
59۔	لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریضوں کی ہلاکتیں -----------	373
60۔	خوشاب: آدھی کوٹ کی رہائشی صدف شاہین کا قتل -----------	374

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
61۔	نارووال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا(۔۔۔جاری) -----------	377
62۔	لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلافِ پالیسی تعیناتی(۔۔۔جاری) -----------	377
63۔	صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ(۔۔۔جاری) -----------	378
64۔	کوٹ لکھپت قبرستان میں تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف(۔۔۔جاری) -----------	378
	پوائنٹ آف آرڈر	
65۔	پنجاب اسمبلی کی پروسیڈنگز الیکٹرانک میڈیا پر دکھانے کا مطالبہ -----------	379
	تحاریک التوائے کار(۔۔۔جاری)	
66۔	چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خُوردبُرد کرنا(۔۔۔جاری) -----------	381
67۔	سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری) -----------	381
68۔	قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ(۔۔۔جاری) -----------	382
69۔	ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین نہ ہونے کی وجہ سے بچے کی ہلاکت -----------	382

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
70۔	زائد المیعاد انجکشن لگانے سے بچے کی ہلاکت	------------	384
71۔	پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ریت مافیا کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا	------------	385
72۔	سادگی کی اہمیت اور مقروض قوموں کے مسائل اُجاگر کرنے کے موضوع پر بحث کے اِنعقاد کا مطالبہ	------------	386
73۔	ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں ناقص صفائی کا انتظام	------------	389
	پوائنٹ آف آرڈر		
74۔	میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل کی چار سیٹیں بحال کرنے کا مطالبہ	------------	391
	زیرو آر نوٹس		
75۔	سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات (۔۔۔جاری)	------------	392
76۔	جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی (۔۔۔جاری)	------------	393
77۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(54)/2019/2176. Dated: 16th December, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 18th December, 2019 at 03.00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
14th December, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔دسمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر34بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت وسماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2019منظور کیاجائے۔

2۔ مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر32بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019منظور کیا جائے۔

4

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 35 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و سماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی۔241

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	: وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	: وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	: وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: وزیر کالونیز/اطلاعات

6

5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	ملک اسد علی	:	

7

22۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
25۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
26۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
27۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
28۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
29۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
30۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
31۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔	جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔	جناب نذیر احمد چوہان	:	
21۔	جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔	جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔	سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔	جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔	میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔	جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔	رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔	سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔	جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔	جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔	جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔	جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔	جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔	جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔	جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔	جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔	سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔	جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس

بدھ، 18۔دسمبر 2019

(یوم الاربعاء، 20۔ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۝١ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۝٢ وَ اِذَا الۡبِحَارُ
فُجِّرَتۡ ۝٣ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۝٤ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ۝٥
یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۝٦ الَّذِیۡ خَلَقَکَ
فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۝٧ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ۝٨ کَلَّا
بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۝٩ وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ۝١٠ کِرَامًا
کَاتِبِیۡنَ ۝١١ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝١٢ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ۝١٣
وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ۝١٤ یَّصۡلَوۡنَہَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ۝١٥ وَ مَا ہُمۡ
عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ۝١٦ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ۝١٧ ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىکَ
مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ۝١٨ یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡئًا ؕ
وَ الۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ ۝١٩

سورة الانفِطار 1 تا 19

جب آسمان پھٹ جائے گا(1)اور جب تارے جھڑ پڑیں گے (2)اور جب دریا بہہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے(3)اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی(4)تب ہر شخص معلوم کرلے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا(5)اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا؟(6)(وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا(7)اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا(8) مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو(9)حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں(10)عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے(11)جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں(12)بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13)اور بدکردار دوزخ میں(14)(یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16)اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17)پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے(18)جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کرسکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا(19)

وَماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبولﷺ

فُرقت کی نہیں ہے یا احمد اب تاب تیرے بیماروں میں
دیدار کا جلدی جام پلا ہے شور تیرے میخاروں میں
ہو ہاتھ میں میرے کاسہ دل طیبہ کی سہانی ہو منزل
میں بن کے بھکاری پھرتا پھروں طیبہ کے بڑے بازاروں میں
ٹھکرائے کوئی دُھتکارے کوئی دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی
سرکار دو عالم لیجئو خبر ہوں آپ کے خدمت گاروں میں
تعریف نبیؐ کی کوئی بشر کیا لکھے ریاض خستہ جگر
وہ سب نبیوں میں ایسے ہیں جیسے چاند چمکتا تاروں میں

جناب سپیکر:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری پنجاب اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1) میاں شفیع محمد،ایم پی اے — پی پی۔258
2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ،ایم پی اے — پی پی۔29
3) سردار محمد اویس دریشک،ایم پی اے — پی پی۔296
4) جناب کاشف محمود،ایم پی اے — پی پی۔241

شکریہ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 153 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! ویسے سوال کے جواب میں جو ٹوٹل خرچہ دیا ہوا ہے یہ مہینے کا ہے یا سال کا ہے؟ محترمہ مسرت جمشید کے سوال کے جواب میں دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر! یہ ٹوٹل خرچہ 2013 سے لے کر 2018 تک کا ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بھی خرچ ہوئے اور اس کے علاوہ آپ کو یاد ہو گا کہ اس معزز ایوان میں کوئی پنجاب ہاؤس کے

بقایا جات کی بھی بات ہوئی تھی تو وزیراعلیٰ نے اس وقت بریفنگ لی تھی تو یہ بھی سارا اس میں assess کر رہے ہیں اور بقایا جات کی وصولی کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں جو ٹوٹل خرچہ دیا ہوا ہے یہ ایک سال کا ہے یا سارے سالوں کا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ 2013 سے لے کر 2018 تک کا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ٹوٹل خرچ کیا آرہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب پڑھ دیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے یہ سوال dispose of کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تھوڑا سن لیں۔ یہ آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کرے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) وزیر اعلیٰ ہاؤس کے احکامات کی روشنی میں مندرجہ ذیل رہائشگاہوں کو جون 2013 تا مئی 2018 تک، وزیر اعلیٰ کیمپ آفس بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ تفصیل ذیل میں ہے:

(i) ہاؤس نمبر H-96، ماڈل ٹاؤن لاہور
22.04.2010 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(ii) ہاؤس نمبر H-180، ماڈل ٹاؤن لاہور
25.06.2011 سے 30.08.2017 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(iii) جاتی اُمرا، رائیونڈ لاہور 14.11.2017 سے 15.11.2017 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(iv) ہاؤس نمبر 8/7 بلاک A-، گلی نمبر 31، فیز V، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
20.04.2018 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سکیورٹی و دیگر معاملات پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل دی گئی ہے۔جون2013سے مئی2018 تک جو اخراجات ہوئے اُن کی مالیت 148,466,157/-روپے ہے۔پولیس ڈیپارٹمنٹ کا اس پر تقریباً45½کروڑ روپیہ خرچ ہوا اور جون 2013 سے مئی 2018 تک بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا 60 کروڑ روپے کے قریب خرچ ہوا۔اگر یہ تینوں اخراجات کو ملایا جائے تو یہ 1½ سے 2۔ارب روپیہ بنتا ہے جو خرچ کیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ کتنے سالوں کا بنتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں نے year wise بتایا ہے اور یہ تین سالوں کا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تین سالوں کا خرچہ تقریباً کوئی 2۔ارب روپے کے قریب ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، یہ ساری تفصیل دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اصولی طور پر ایک گھر کو کیمپ آفس declare کیا جا سکتا ہے بیک وقت ایک سے زیادہ گھر declare نہیں کئے جا سکتے تو اس کو دیکھتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پر کام کریں گے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں،اس پر ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!ویسے سوال کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت / کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ریکارڈ میں آ گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ اس پر میں نے ہاؤس کو مزید جواب دینا ہے اس لئے اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے پہلے اس سوال کو dispose of کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ہاں! dispose of کے بعد مجھے یہ خیال آیا ہے اور آپ میری بات سنیں ویسے بھی یہ ریکارڈ کا حصہ بن گیا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے اس کی تفصیل بتا دی ہے۔ آپ نے خود کہا ہے کہ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! سوال نمبر 1080 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں وفاقی اور صوبائی سروسز
کے حامل افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***1080: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں وفاقی سروسز اور صوبائی سروسز کے افسران کوٹا کے مطابق کتنے تعینات ہیں؟

(ب) کن وجوہ کی بناء پر صوبائی سروسز کے لئے مختص کردہ اسامیوں پر طے شدہ کوٹے کے برعکس وفاقی سروسز کے کیڈرز کے افسران تعینات چلے آرہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت طے شدہ کوٹے کے مطابق صوبائی سروسز کے لئے وضع کردہ عہدہ جات پر اس کے کوٹے کے مطابق افسران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) صوبہ پنجاب میں PAS اورPMS کے افسران کی تعیناتیInter Provincial Coordination Committee(IPCC)فارمولا کے تحت کی جاتی ہے جو کہ وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتوں نے متفقہ طور پر 1993 میں منظور کیا تھا۔PASاور PMSافسران کی تعیناتی کی تفصیل طے شدہ فارمولے کے تحت درج ذیل ہے:

سروس	PAS	(PMS)ex- PCS/ex-PSS
بنیادی پے سکیل17	25فیصد	75فیصد
بنیادی پے سکیل18	40فیصد	60فیصد
بنیادی پے سکیل19	50فیصد	50فیصد
بنیادی پے سکیل20	40فیصد	60فیصد
بنیادی پے سکیل21	65فیصد	35فیصد

(ب) اس وقت صوبہ میںPMS افسران کی کل پوسٹیں868ہیں تاہم2001میں اسسٹنٹ کمشنرز کی 288 پوسٹوں کا 25فیصد یعنی پوسٹیں وفاقی سروسز کے افسران (PAS/BS-17کے لئے مخصوص کی گئی ہیں اور صوبہ میں ان افسران کی تعداد کبھی بھی72پوسٹوں سے تجاوز نہ کی ہے۔اس وقت بھی72پوسٹوں کے محاذPASکے 56 افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پہلے ہی طے شدہIPCCفارمولا کے تحت صوبہ میںPASاورPMSافسران کو تعینات کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! یہ جو تمام قواعد ہیں جن کے میں نے جواب مانگے تھے وہ میری ٹیبل پر دے دیئے گئے ہیں تو میں ان جوابات سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1096 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1097 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1247 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔

MS ANEEZA FATIMA: Mr Speaker! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر پڑھ دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1369 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں الاٹیوں کی گھروں کے باہر تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*1369: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی میں الاٹیوں کی جانب سے اپنے کوارٹر کی حدود سے باہر قبضہ کی گئی جگہوں کو واگزار کروانے کی ذمہ داری ایس اینڈ جی اے ڈی کے انٹی انکروچمنٹ سیل کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی او آر اور دوسرے بلاکوں میں سکیورٹی کے لئے جو گلیاں بند کی گئی تھیں ان پر چند الاٹیوں نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے اہلکاروں کے ساتھ ملی بھگت کر کے سرکاری فنڈ سے گیراج، باتھ روم اور شیڈ بنوا کر قبضہ کر لیا ہے جس سے دوسرے ملحقہ الاٹیز نہایت پریشان ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ کا انٹی انکروچمنٹ سیل ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نیز انٹی انکروچمنٹ سیل کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں میں جو کارروائی اس بابت کی گئی اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے Para-8 کے مطابق تمام جملہ سرکاری رہائش گاہوں کے SDOs نگہبان ہیں اور کسی بھی قسم کی انکروچمنٹ کو واگزار کروانے کے پابند ہیں تاہم انفورسمنٹ اینڈ ویجیلنس سیل ان کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے متعلقہ ایس ڈی او صاحبان جو کے الاٹمنٹ پالیسی کے Para-8 کے مطابق سرکاری رہائشگاہوں کے نگہبان ہیں اس لئے تمام انکروچمنٹ کے ذمہ دار ہیں۔ تاہم حکومت اس ضمن میں کچھ اقدامات کر رہی ہے تا کہ ایسے تمام عناصر کو اس کام سے روکا جاسکے۔اس کے تحت ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلالائحہ عمل کیا ہونا چاہئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

(ج) E&V Cell ایسی تمام انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی کرتا ہے جن کی نشاندہی متعلقہ ایس ڈی او(بلڈنگ) کرتا ہے۔مزید اقدامات کمشنر کی سب کمیٹی کی سفارشات کے مطابق جلد عمل میں لائے جائیں گے اور E&V Cell اُن کی معاونت کرے گا۔ نیز پچھلے پانچ سال میں کی گئی کارروائی کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف)کا جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ تمام جملہ سرکاری رہائش گاہوں کے SDOs نگہبان ہیں لیکن ایس ڈی او نے ہی تو خود سارے قبضے کر وائے ہیں اور رولز کے مطابق سب الاٹیوں کے رولز یکساں ہوتے ہیں اور یہ جو ایس اینڈ جی اے ڈی

کا انٹی انکروچمنٹ سیل ہے وہ independent ہوتا ہے اس میں سیل کو ایس ڈی او کی طرف سے انفارمیشن کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کے اوپر انہوں نے کوئی کارروائی نہ کی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال اس طرح pending تو نہیں ہو سکتا۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ بتا دیں اس کا کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں بنیادی طور پر محترمہ کا سوال یہ تھا کہ جو سرکاری کوارٹرز الاٹ کئے جاتے ہیں اُن کے بعد وہاں لوگ انکروچمنٹ کر لیتے ہیں تو اس کے متعلق محکمہ نے یہ جواب دیا تھا کہ انکروچمنٹ کو دیکھنا اس علاقے کے متعلقہ ایس ڈی او کا کام ہے وہی ان کی دیکھ بھال کا کام کرتا ہے انکروچمنٹ کو remove کروانا اس کا کام ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے کمشنر صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو کمیٹی assessment کر رہی ہے کہ کہاں کہاں انکروچمنٹ ہوئی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اُس کو remove کروانے کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! وہی تو وہاں ساری گڑبڑ کر رہا ہے یہی ہمارا سوال بھی تھا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! وزیر قانون نے کہا ہے کہ جو کمیٹی بنائی گئی ہے اُس کو کہہ دیا گیا ہے کہ یہ ساری چیزیں ٹھیک کرے۔ اگلا سوال نمبر 1720 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1771 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ ویسے معزز ممبران کو سوال دے کر آنا چاہئے سوال دے کر نہ آنا غلط بات ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1856 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انٹی کرپشن کے تھانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1856: **چودھری اختر علی:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور کے کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں ان تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان تھانہ جات کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں ہو رہی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن لاہور کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے لاہور ریجن A اور لاہور ریجن B۔ لاہور ریجن A میں دو تھانہ جات ہیں جبکہ لاہور ریجن B میں تین تھانہ جات ہیں جو کہ ضلع قصور، ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ میں واقع ہیں ان تھانہ جات میں 26 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، عرصہ تعیناتی اور جگہ کی تفصیل پرچم (الف، ب، ت اور ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں صرف ایک ملازم فیاض حسین کانسٹیبل گریڈ 7 جو کہ تھانہ انٹی کرپشن ضلع لاہور C-2 کینال برگ سوسائٹی لاہور میں تعینات ہے اس کے خلاف پنجاب پولیس (ای اینڈ ڈی) رولز 1975 کے تحت انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال جز(الف) سے ہے جو لاہور کے تھانوں کے متعلق ہے جس کا محکمہ نے جواب دیا ہے اُس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے لاہور ریجن کو A اور B میں تقسیم کیا ہے اور ریجن B میں تھانہ جات ضلع قصور، ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ میں ہیں اور میرے سوال کے جواب میں ہی انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں ٹوٹل 26 ملازمین مختلف گریڈ کے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو تھانہ جات کی تعداد ہے ان میں جو 26 مختلف گریڈ کے ملازمین ہیں یہ ان تھانہ جات اور انٹی کرپشن کے حوالے سے جو معاملات ہیں اُن کے لئے کافی ہیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے خیال میں آج تک جو محکمہ کا supervising officer ہوتا ہے مثال کے طور پر جو ہمارے ڈی جی اینٹی کرپشن ہیں اگر اُن کو متعلقہ تھانہ کی طرف سے کوئی ریکوزیشن آتی ہے کہ یہاں سٹاف کی کمی ہے تو وہ اُس کو پورا کرتے رہتے ہیں ابھی تک ہمارے پاس اس قسم کی کوئی ریکوزیشن نہیں آئی اگر کہیں سے ریکوزیشن آئے گی تو انشاءاللہ اُس کمی کو پورا کیا جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اسی سلسلہ میں ان تھانہ جات کے حوالہ سے ہی یہ گزارش ہے کہ ان تھانوں میں آیا پنجاب یا اُن تھانوں کے جو محل و قوع ہیں اُس میں کسی 19 گریڈ یا 19 گریڈ کے اوپر کے کسی آفیسر پر بھی کوئی مقدمہ آج تک درج ہوا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو fresh question بنتا ہے کیونکہ یہ جو آپ پوچھ رہے ہیں یہ ایک نیا سوال ہے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ دوبارہ سوال کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سوال میں انہوں نے تھانہ، تھانے کے سٹاف اور محل و قوع کا پوچھا تھا اگر مقدمات کا پوچھتے تو میں ضرور جواب دیتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے اگر کوئی اور ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ان تھانہ جات کے صرف ایک کانسٹیبل کے خلاف جو کینال برگ سوسائٹی کا تھانہ ہے اُس کانسٹیبل کے خلاف انکوائری put up کی گئی ہے آیا یہ جو محکمہ اینٹی کرپشن میں inquiries ہوتی ہیں ان کے محکمہ اینٹی کرپشن کے اپنے TORs ہیں یا پنجاب کے لاءڈیپارٹمنٹ کے قانون کے مطابق ان کی انکوائری کی جاتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر نے سوال کا جواب پڑھا نہیں ہے اس میں لکھا ہے کہ صرف ایک ملازم فیاض حسین کانسٹیبل گریڈ7 جو کہ تھانہ انٹی کرپشن ضلع لاہور C-2 کینال برگ سوسائٹی لاہور میں تعینات ہے اس کے خلاف پنجاب پولیس(ای اینڈ ڈی)رولز1975 کے تحت انکوائری ہو رہی ہے ڈپٹی ڈائریکٹر انوسٹی گیشن انکوائری کر رہے ہیں اور یہ 2019 سے ہی انکوائری شروع ہوئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ جلد مکمل بھی ہو جائے گی۔

چودھری اختر علی:جناب سپیکر!میرا سوال ہے کہ یہ ایک کانسٹیبل کے خلاف انکوائری جو ریجن Aاور ریجنBکے تھانوں میں ہو رہی ہے پچھلے دنوں میں نے ایک اخبار جو شاید نوائے وقت تھااُس میں یہ پڑھا کہ جو ملازمین پولیس ڈیپارٹمنٹ سے انٹی کرپشن میںdeputationمیں جاتے ہیں اُن کی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اچھیreputationنہیں ہوتی وہ انٹی کرپشن میں چلے جاتے ہیں اور انٹی کرپشن کہہ رہا کہ ایک کانسٹیبل ہے جس کے خلاف انکوائریput upہو رہی ہے آیاوزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو ملازمین پولیس ڈیپارٹمنٹ سے انٹی کرپشن میں جاتے ہیں اُن کے خلاف بھی کوئی inquiriesکی رپورٹ ان کے پاس ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر! انہوں نے باقاعدہ تھانوں کا ذکر کر کےspecificallyیہ پوچھا تھا کہ ان تھانوں میں کوئی ایسا ملازم تعینات ہے جس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہو تو میں نے اُس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ صرف ایک ملازم ہے جس کے خلاف ای اینڈ ڈی رولز کے تحت انکوائری ہو رہی ہے اگر باقیوں کے خلاف آپ اجتماعی طور پر پوچھیں گے کہ جس محکمہ سے وہ ملازم آئے ہیں وہاں کوئی انکوائری ہو رہی ہو تو وہ بھی میں بتادوں گا ان تھانوں میں کوئی ایسا آدمی تعینات نہیں ہے ماسوائے اس کے جس کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔جی،اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔

CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر !سوال نمبر1904 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ
کے ملازمین کو کوارٹر الاٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1904: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ کے ملازمین کو ہی لاہور میں گورنمنٹ کوارٹر الاٹ کئے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی محکمہ جات کے ملحقہ ڈیپارٹمنٹ/ادارہ جات کے ملازمین ماضی کی طرح گورنمنٹ کوارٹر کی الاٹمنٹ کا استحقاق نہیں رکھتے ہیں؟

(ج) ملحقہ محکمہ جات کے ملازمین جو گورنمنٹ کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں، کیا ریٹائرمنٹ پر اپنے گورنمنٹ ملازم بچوں کو Parent Scheme کے تحت گورنمنٹ کوارٹر الاٹ کروانے کا استحقاق رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے تو اس کا جواز کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیمہ 2018) کے Para-7 کے مطابق صرف وہ ملازمین جو کہ لاہور ہائی کورٹ، پنجاب اسمبلی اور ایس اینڈ جی اے ڈی میں ہوں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیمہ 2018) کے Para-7 میں درج شدہ محکمہ جات کے علاوہ کوئی دیگر ملازمین گورنمنٹ کوارٹر کی الاٹمنٹ کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(ج) الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیمہ 2018)کے Para-30کے مطابق صرف اُن ملازمین کے بچے الاٹمنٹ کے اہل ہیں جو الاٹمنٹ پالیسی1997(ترمیمہ 2018)کے Para-7کے زمرے میں آتے ہوں۔ تاہم اُن ملازمین کے بچے جو ملحقہ محکمہ جات میں بھرتی ہیں وہ Parent Concession Scheme کے تحت اہل نہ ہیں۔ تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میرا ایک ہی ضمنی سوال ہے کہ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ کے ملازمین ہی لاہور میں سرکاری کوارٹر لینے کے لئے eligible ہیں تو کیا موجودہ حکومت کے باقی سرکاری ملازمین جو کہ لاہور میں serve کر رہے ہیں اور ان کے پاس کوئی رہائش گاہ نہیں ہے ان کو لاہور میں سرکاری کوارٹر دینے کی کوئی پالیسی زیر غور ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ وسائل پر منحصر ہے لیکن فی الحال ہمارے وسائل کے مطابق جتنی ہمارے پاس رہائش گاہیں موجود ہیں وہ ان محکمہ جات کے افسران کو الاٹ کی جاتی ہیں۔ اگر وسائل زیادہ ہوئے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس چیز پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن وسائل حاصل ہونے کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! سوال نمبر2336 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں ملازمین کی تعداد عرصہ تعیناتی اور سال19۔2018 میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2336: محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کل کتنے ملازمین کتنے عرصہ سے تعینات ہیں ان کا عرصہ تعیناتی، عہدہ اور گریڈ کے حساب سے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے 2018 میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کو میرٹ کے مطابق الاٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ سپریم کورٹ لاہور رجسٹری کے اس حکم کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ج) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور نے سال 2018 سے یکم جون 2019 تک لاہور میں موجود سرکاری رہائش گاہوں میں کورٹ کے حکم کے مطابق تمام کیٹیگریز کی کل کتنی رہائش گاہیں کہاں کہاں کن کن ملازمین کو میرٹ پر الاٹمنٹ کی ہیں۔ ان ملازمین کا عہدہ، مدت ملازمت رجسٹریشن نمبر ہے سال اور الاٹی کے نام و محکمہ سے بھی آگاہ کریں؟

(د) اسٹیٹ آفس میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی اور ان کو 2017 تا 2019 میں ابھی تک قبضہ نہیں دیا اور کورٹ کے حکم کے مطابق ان کی الاٹمنٹ کینسل کر دی گئی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کل 27 ملازمین ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپریم کورٹ آف پاکستان نے HRC NO. 30827-P/2018 & 20746/2018 میں Suo Moto نوٹس لیتے ہوئے وفاق اور تمام صوبوں میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ میں کی گئی بے ضابطگیوں کی تفصیلات طلب کی۔ اسٹیٹ آفس S&GAD نے بھی S&GAD پول کے گھروں سے متعلق تمام مطلوبہ تفصیلات سپریم کورٹ آف پاکستان میں جمع کروائیں ہیں۔ معاملہ ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہے تاہم اسٹیٹ آفس میں عدالتی حکم نامے کے بعد تمام الاٹمنٹس میرٹ پر کی جارہی ہیں۔

(ج) سال 2018 سے یکم جون 2019 تک میرٹ پر تمام کیٹیگریز میں کل 139 الاٹمنٹ کی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اسٹیٹ آفس میں تعینات کسی بھی ایسے ملازم کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ نہیں کی گئی جس کو2017 تا2018تک قبضہ نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میں محکمے کوappreciate کرنا چاہتی ہوں کہ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اس سےsatisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! سوال نمبر2337 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب میں2007 تا2019تک سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے ملازمین کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*2337: **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں کتنے سرکاری ملازمین نے2007 سے 2019 تک اپنی رجسٹریشن کروائی ہے؟

(ب) ان ملازمین کے نام، عہدہ اور رجسٹریشن نمبر مع کیٹیگریز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) 2017 سے مئی 2019 تک جونیئر کلرک اور اسسٹنٹ کے عہدہ تک عدالتی حکم کے مطابق کن کن ملازمین کی الاٹمنٹ کینسل کی گئی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2007 سے لے کر 2019 تک کل 6741 ملازمین نے اپنی رجسٹریشن کروائی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسا کوئی عدالتی حکم نامہ ابھی تک موصول نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا پھر وہی بیان ہے کہ محکمے نے میرے اس سوال کا جو جواب دیا ہے میں اس سے بھی satisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2700 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2743 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2743 ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ آپ اس پر بات کر لیں کیونکہ اس سوال کو میں نے dispose of کر دیا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2743 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں، یہ سوال نمبر 2762 ہے۔

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 2743 پر بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس سوال کو میں نے dispose of کر دیا ہے لہٰذا آپ سوال نمبر 2762 پر بات کریں۔

سیدہ فرح اعظمیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت ویلفیئر اسٹیٹ ہونے کی دعوے دار ہے اگر ہاں تو کیا حکومت صوبہ خیبر پختونخوا کے مطابق صوبہ پنجاب کے ملازمین کو یہ سہولت دینے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!یہ آپ سوال نمبر2743کی بات کر رہی ہیں جبکہ میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے لہٰذا آپ آگے چلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں ان کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم نے پہلے dispose of ہونے والے سوال کا جواب لیا ہے لہٰذا اس کا جواب بھی لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ گروپ انشورنس سکیم دوران سروس اگر کوئی فوت ہو جاتا تو اس کو ادا کی جاتی تھی اور باقی ملازمین کو نہیں دی جاتی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار بھی آئی تھی اور آپ کے حکم کے مطابق ہم نے اس پر کام شروع کیا ہوا ہے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ قانون میں ترمیم لا رہے ہیں کہ اگر کوئی ملازم ریٹائرڈ ہو جائے تو اس کو بھی گروپ انشورنس کی رقم ملے لہٰذا اس پر ہم ترمیم لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر2762جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!شکریہ۔ میرا سوال نمبر2869ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی سی آفس لاہوراور خانیوال میں زیر التواء سکالرشپ
کے درخواست گزاروں کو تاحال چیک جاری نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2869: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او آفس لاہوراور خانیوال میں سال2018-19میں سکالر شپ کی کتنی درخواستیں بنیوولینٹ فنڈز سے وصولی کی سرکاری ملازمین کی موصول ہوئیں ان درخواستوں کے movers کے نام بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئی سکالرشپ فنڈز سے چیک جاری ہو چکے ہیں اور کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں تفصیل لاہور اور خانیوال کی علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں سکالرشپ کی سینکڑوں درخواستیں زیر التواء ہیں اور فنڈز نہ ہونے کی بناء پر چیک جاری نہیں کئے جارہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اضلاع کی تمام سکالرشپ کی درخواستوں کے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ڈی سی آفس لاہور اور خانیوال سے سال 2018 میں دائر شدہ سکالرشپ درخواستوں کی تفصیل منگوائی ہے جو کہ بالترتیب ضمیمہ (الف اورب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی سی آفس لاہور اور خانیوال سے موصول شدہ تفصیل کے مطابق سال2018-19 میں لاہور میں 7653 اور ضلع خانیوال میں 3698 سکالرشپ کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں درج بالا درخواستوں میں لاہور میں 6348 اور ضلع خانیوال میں 1444 درخواستوں کے چیک جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔نامکمل درخواستیں جیسے مکمل ہوتی ہیں ان کو بعد از منظوری ضلعی بہبود فنڈ بورڈ سے بلا تاخیر چیک جاری کر دیئے جاتے ہیں مذکورہ اضلاع میں بہبود فنڈ کے اکاؤنٹ میں فنڈز موجود ہیں جیسے ہی کسی ضلع سے فنڈز کی فراہمی کی ڈیمانڈ آتی ہے فنڈز فوری طور پر جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی،ہاں!جیسے جیسے نامکمل درخواستیں مکمل ہوتی رہتی ہیں مجاز اتھارٹی کی منظوری سے ان کو فوراًچیک جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال سرکاری ملازمین کے متعلق ہے کہ بنیوولینٹ فنڈز کے ذریعے سرکاری ملازمین کے بچوں کو سکالرشپ release کیا جاتا ہے۔میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ لاہوراورخانیوال میں سال2018-19میں سکالر شپ کی کتنی درخواستیں بنیوولینٹ فنڈز کے لئے موصول ہوئیں اور ان کے عوض کتنے چیک تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر!انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ سال 2018-19 میں لاہور میں7653اور ضلع خانیوال میں3698سکالرشپ کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں درج بالا درخواستوں میں لاہور میں 6348 اور ضلع خانیوال میں 1444 درخواستوں کے عوض چیک جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا فاضل منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا کوئی ایسا نظام ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم بچوں کی تعلیم کے لئے سکالرشپ کی درخواست دے تو اس پر فوری طور پر چیک issue کیا جائے کیونکہ میرے پاس ایک ایسی example بھی ہے کہ ایک بچے کے والد نے سکالرشپ کے لئے درخواست دی اور اس کا بچہ ایف اے سے بی اے میں چلا گیا لیکن پھر بھی اس کو سکالرشپ کی رقم ادا نہیں کی گئی تو بقیہ درخواستوں پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا اور کب تک ان کے cheques کا اجراء ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!جو معزز ممبر نے فرمایا ہے اس کے ضمن میں گزارش ہے کہ ان کے پاس اس حوالے سے کوئی specific example موجود ہے تو یہ مجھے دے دیں کیونکہ ان کو سکالرشپ دینے میں ہمیں کوئی دقت نہیں کیونکہ ہمارے پاس اس حوالے سے فنڈز موجود ہیں۔ ہمیں جو بھی درخواستیں موصول ہوتی ہیں ہم اس پر سکالرشپ جاری کرتے ہیں لیکن صرف اس حوالے سے اس لئے وقت لگ جاتا ہے کہ ان درخواستوں کوscrutinize کرنااور جو درخواستیں نامکمل ہوتی ہیں ان کی deficiency دور کرواتے ہیں جیسے ہی وہ deficiency پوری ہوتی ہے ہم سکالر شپ جاری کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کے علم میں کوئی ایسا کیس ہے کہ جہاںdelay ہوا ہے اورinordinate delayہوا ہے ہم انشاءاللہ اس کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چودھری اختر علی:جناب سپیکر!ایک درخواست میرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے یہ علی یوسف ولد محمد یوسف نے 2019-03-29 کو دی اور اس کو آج تقریباً9ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میرے خیال میں یہ بچہ اگلی کلاس میں جانے والا ہے۔

جناب سپیکر!میں فاضل منسٹر سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ سرکاری ملازمین کا مسئلہ ہے اور آپ کا بھی اتنا ہی مسئلہ ہے جتنا کہ ہمارا ہے۔ اس پر آپ کوئی ایسی رولنگ دیں کہ یہ سرکاری ملازمین کے بچوں کے تعلیم کے مسئلے کو حل کریں اور ان ملازمین کو بروقت چیک دیئے جائیں نہ کہ ان کو ڈیڑھ ڈیڑھ اور دو دو سال بعد جو ان کے بچے دو دو کلاسیں آگے چلے جائیں تو پھر ان کو سکالرشپ ملے جن کاان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر:وزیر قانون!اس کوspeed up کرنے کے حوالے سے کوئی اگر اقدامات کئے جاسکتے ہیں تواس کوضرور دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر! معزز ممبر نے ابتدائی طور پر فرمایا تھا کہ دو دو سال سے سکالرشپ نہیں دیا جاتا لیکن جب انہوں نے مثال دی تو وہ پانچ یا چھ ماہ پرانی دی۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن کےdocuments completeہیں ان کو سکالرشپ ملنے میں قطعی طور پر کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! انہوں نے جس specific case کا بتایا ہے اس کے documents مجھے دے دیں، اگر اس کی documentation complete ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتے کے اندر اس کو چیک جاری کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس چیز کو دیکھ لیں کیونکہ ان میں کئی بے چارے واقعی غریب لوگ ہوتے ہیں تو اس طرح delay کرنا ٹھیک نہیں اس سے ان کا نقصان ہوتا ہے۔ کیا اس حوالے سے کوئی time frame fix ہو سکتا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر چیک جاری ہو جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ہم بالکل time fix کر دیں گے۔ لیکن اگر آپ prudency دیکھیں تو 300 درخواستیں اگر موصول ہوئی ہیں تو ان میں سے صرف چھ درخواستیں pending ہیں تو اس سے دیکھا جا سکتا ہے کہ prudency زیادہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ کے حکم کے مطابق ہم کوئی time line بنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس حوالے سے کوئی تین ماہ تک کی time line بنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ ان کے جواب میں دیکھیں کہ 3700 کے قریب درخواستیں ہیں اور 1400 کو چیک جاری ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اسی لئے جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ ہم تین مہینے کے اندر اندر فیصلہ کر دیں گے۔

چودھری اختر علی: شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3300 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:اورنج ٹرین منصوبہ کی تعمیر کے دوران پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی کے گرائے گئے کوارٹرز کی تعمیر اور سابقہ الاٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3300: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تعمیر میں پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور کے کتنے سرکاری کوارٹرز جن کو گرایا گیا ان کوارٹرز نمبر، الاٹیوں کے نام، عہدہ، محکمہ اور ٹیلیفون نمبرز مہیا کریں؟

(ب) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور کے گرائے گئے کوارٹرز کے الاٹیوں کو کس کس کالونی میں ایڈجسٹ کیا گیاان تمام کے کوارٹرز نمبر مع کالونی نام بتائیں؟

(ج) گرائے گئے کوارٹرز کے الاٹیوں میں سے کتنوں کوbelow entitlementاور کتنوں کوabove entitlement کس کس کالونی میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے ان کے نام، کوارٹرز نمبر، کالونی کانام مع الاٹمنٹ آرڈرز تفصیل وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) کیا گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ پر نئے کوارٹر تعمیر ہو چکے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو نئے تعمیر شدہ کوارٹرز میں حکومت سابقہ الاٹیوں کو ہی الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا اب تک گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ نئے تعمیر شدہ کوارٹرز کتنے پرانے الاٹیوں کو کوارٹرز الاٹ کر دیئے گئے ہیں ان کے نام وعہدہ، گریڈ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(و) کیا کوارٹرز نمبر A-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا اور اس کے الاٹی کو عارضی طور پر وحدت کالونی کوارٹر نمبر FA-14 فلیٹ میں ایڈجسٹ کیا گیا اس سابقہ الاٹی کو نئے تعمیر شدہ کوارٹر پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور میں الاٹ کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تعمیر میں پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور کے کل دس سرکاری کوارٹرز گرائے گئے جن کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گرائے گئے سرکاری کوارٹرزالاٹمنٹ پالیسی کے مطابق4-3روم کیٹیگری کے تھے۔ ان کوارٹرز کے الاٹیوں میں سے کسی کو بھیbelow entitlementکوارٹر میں ایڈجسٹ نہیں کیا گیا تاہم کچھ الاٹیوں کو متعلقہ کیٹیگری کے کوارٹر دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پرabove entitlementکیٹیگری(سی) کے کوارٹرز میں ایڈجسٹ کیا گیا جن کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گرائے گئے کوارٹرز کی جگہ نئے کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ تاہم ان میں چھ کوارٹرز کا قبضہEstate Office, S&GAD کو دیا گیا ہے جبکہ بقیہ چار کوارٹرز کا ابھی قبضہ نہیں ملا ہے مزید برآں حکومت تعمیر شدہ کوارٹرز کو سابقہ متاثرین الاٹیوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔

(ہ) مطلوبہ تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کوارٹر نمبرA-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا جبکہ اس کا الاٹی محمد عمران منیر اس کوارٹر کے متاثرین میں شامل نہیں تھا کیونکہ اس کو اس کا کوارٹر گرائے جانے سے قبل ہی اس کی درخواست پر اس کو کوارٹر نمبرFA-14 وحدت کالونی الاٹ کر دیا گیا تھا اور اس نے اُس کا قبضہ بھی لے لیا تھا یعنی وہ عارضی طور پر نہیں بلکہ باقاعدہ الاٹ کیا گیا تھا لہٰذا یہ پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور میں تعمیر شدہ نئے گھر کے لئے حقدار نہ ہے۔ مزید یہ کہ الاٹی کو کوارٹر نمبرA-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر مورخہ 02-02-2012 کو الاٹ کیا گیا تھا جس کا قبضہ اس نے مورخہ 01-08-2015 کو لیا۔ پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور گرانے سے قبل اُس کی اپنی درخواست

مورخہ 26-02-2016 اُسے وحدت کالونی میں کوارٹر نمبرFA-14 الاٹ کیا۔

مزید بر آں اس کانام۔

HRC Case No. 20746 (in the matter of irregularities in allotment of official residences by differnt government departments) and Case No. 30827

کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان کو باقی دوسرے ناموں کے ساتھ بجھوادیا گیاہے جو کہ آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کے زمرے میں شامل تھے۔ کیس ابھی تک زیر سماعت ہے آخری پیشی 07-11-2019 پر عدالت عظمیٰ نے حکم نامہ جاری کیاہے کہ تمام صوبائی حکومتیں نئی پراگرس رپورٹ جمع کروائیں اور آئندہ پیشی دسمبر میں متوقع ہے۔ جب تک اُس کیس کا فیصلہ نہیں ہوجاتا اُس کو اس وقت کوئی دوسرا گھر متبادل کے طور پر بھی نہیں دیا جاسکتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے جز(و) میں پوچھا تھا کہ کیا کوارٹر نمبرA-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا اور اس کے الاٹی کو عارضی طور پر وحدت کالونی کوارٹر نمبرFA-14 فلیٹ میں ایڈجسٹ کیا گیا اس سابقہ الاٹی کو نئے تعمیر شدہ کوارٹر پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور میں حکومت الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! اس کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے کہ کوارٹر نمبرA-62 پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی چوبرجی لاہور بھی گرائے جانے والے کوارٹروں میں شامل تھا۔ اس کا الاٹی affectees میں نہیں ہے لیکن یہ کوارٹر affectees میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس شخص کو وہ کوارٹر الاٹ ہوا تھا وہ شخص affectees کی لسٹ میں شامل کیوں نہیں ہے؟ ہماری اطلاع کے مطابق جس شخص کو یہ کوارٹر الاٹ ہوا تھا اس نے یہ کوارٹر الاٹ ہونے کے بعد اس کا -/68000 روپے بجلی کا بل جمع کرایا تھا

پھر اس نے اپنی جیب سے تین لاکھ روپے اس کی renovation پر بھی خرچ کئے لیکن تین ماہ بعد یہ کوارٹرز اورنج ٹرین کی زد میں آ گئے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف صرف یہ بتا دیں کہ A-62 کا الاٹی پہلے independent گھر میں رہتا رہا ہے اور مجبوری کے تحت اسے FA-14 وحدت کالونی میں شفٹ کیا گیا جو کہ اس کی فیملی کے لئے ناکافی ہے لیکن وہ مجبوراً اس انتظار میں وہاں رہا ہے کہ نئے تعمیر شدہ کوارٹروں میں سے کوئی ایک کوارٹر اسے مل جائے گا۔

جناب سپیکر! اب متعلقہ افسران کہتے ہیں کہ اسے کوارٹر نہیں مل سکتا لیکن اس کے ساتھ باقی affectees کو مل سکتے ہیں اور انہوں نے انہیں الاٹ کئے بھی ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹوٹل دس کوارٹرز effect ہوئے تھے ان دس میں سے چھ نئے تعمیر ہو چکے ہیں اور وہ affectees کو دے دیئے گئے ہیں لیکن ابھی چار کوارٹر under construction ہیں جیسے ہی مکمل ہوں گے وہ بھی ان لوگوں کو دے دیئے جائیں گے۔ اس میں دو چیزیں ہیں جس طرح محترمہ affectee کا فرما رہی تھیں، infact affecty تو خود حکومت یا ڈیپارٹمنٹ تھا جن کی وہ ملکیت تھے جو وہاں رہ رہے تھے ان کی تو entitlement تھی اور انشاء اللہ entitlement کے مطابق ہی ان کو کوارٹر الاٹ کیا جائے گا۔ ہم ایک بات سختی سے کر رہے ہیں کہ کسی کو below entitlement کوارٹر دے رہے ہیں اور نہ ہی کسی کو above entitlement دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں اپنی entitlement کے مطابق گھر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جب میاں محمد شہباز شریف کے دور میں یہ ٹرین بن رہی تھی وہاں بے شمار دکانیں اور گھر اس کی زد میں آئے اب ان دکانوں اور گھروں کے مالکان کو روتے ہوئے بھی دس سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی کچھ لوگوں کو پیسے نہیں ملے حالانکہ انہیں تو پہلے ہی یہ payment ہو جانی چاہیے تھی۔

آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہم نے رنگ روڈ بنایا تھا تو ہم نے پہلے payment کی تھی اور مارکیٹ ریٹ سے بھی تین گنا زیادہ کی تھی اس کے بعد کام شروع ہوا تھا لیکن یہاں تو ابھی تک دنیا رو رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال specific پونچھ ہاؤس سے متعلقہ تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میں generally بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جہاں تک پرائیویٹ پراپرٹی کا تعلق ہے جو لوگ متاثر ہوئے تھے ان متاثرین کو امداد ملنی چاہئے تھی۔ میں یہ چیک کروالیتا ہوں کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Please order in the House.

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں چیک کروالیتا ہوں کہ کتنے متاثرین کو امداد ملی ہے اور کتنے ابھی باقی ہیں۔ جن لوگوں کو نہیں ملی میں ان کی وجوہات لے کر آپ کو پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت زیادہ affectees ہیں۔ پچھلی حکومت کو ان متاثرین کو payment کرنی چاہئے تھی لیکن نہیں کی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! اب جو کوارٹر رہ گئے ہیں ان کی الاٹمنٹ پر مسئلہ آرہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوارٹرز کی بات ہو گئی ہے میں اب ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن کی payments رہتی ہیں جن کے گھر، دکانیں اور کاروبار ختم ہو گئے تھے وہ تو ابھی تک رو رہے ہیں کیونکہ ان کو کچھ نہیں ملا۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

غیر سرکاری عمارات کو وزیر اعلیٰ "کیمپ آفس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*153: **محترمہ مسرت جمشید:** کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جون 2013 تا مئی 2018 کتنی غیر سرکاری عمارات کو وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنانے کا نوٹیفکیشن کیا گیا تھا؟

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جیسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سکیورٹی و دیگر معاملات پر اُٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) وزیر اعلیٰ ہاؤس کے احکامات کی روشنی میں مندرجہ ذیل رہائشگاہوں کو جون 2013 تا مئی 2018 تک، وزیر اعلیٰ کیمپ آفس بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ تفصیل ذیل میں ہے:

(i) ہاؤس نمبر H-96، ماڈل ٹاؤن لاہور

22.04.2010 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) ہاؤس نمبر H-180، ماڈل ٹاؤن لاہور

25.06.2011 سے 30.08.2017 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) جاتی اُمرا، رائیونڈ لاہور 14.11.2017 سے 15.11.2017 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا، نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) ہاؤس نمبر 8/7 بلاک-A، گلی نمبر 31، فیز V، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

20.04.2018 سے 08.06.2018 تک وزیر اعلیٰ کا کیمپ آفس رہا۔

نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر غیر سرکاری عمارت جیسے وزیر اعلیٰ کیمپ آفس یا وزیر اعلیٰ ہاؤس بنایا گیا تھا اس کی سکیورٹی و دیگر معاملات پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار کے حساب سے مکمل تفصیل وزیر اعلیٰ آفس، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سے وصول کی گئی ہے۔ تفصیل ذیل میں ہے:

i۔ وزیر اعلیٰ آفس ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جون 2013 سے مئی 2018 تک جو اخراجات ہوئے اُن کی مالیت -/148,466,157 روپے ہے۔

ii۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جون 2013 سے مئی 2018 تک وزیر اعلیٰ آفس میں اخراجات کی کل مالیت / تفصیل درج ذیل ہے:

تنخواہ مع الاؤنس ملازمان:	-/410044041روپے
کنٹیجنسی (عارضی):	-/45087418روپے
کل مالیت:	-/455131459روپے

iii۔ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جون 2013 سے مئی 2018 تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے سکیورٹی و دیگر معاملات کی مد میں کوئی خرچہ نہ کیا گیا ہے۔

iv۔ کل اخراجات: -/603597616روپے

پنجاب بینوویلینٹ فنڈ کی مد میں موجود رقم سے متعلقہ تفصیلات

*1096: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کو یکم جنوری 2017 سے آج تک سالانہ کتنی رقم بنیوولینٹ فنڈ کی مد سے وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم کی بنیوولینٹ فنڈ سے ادائیگی کس کس مد میں کی گئی؟

(ج) اس وقت کتنی رقم بقایا کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب بنیوولینٹ فنڈز کو یکم جنوری 2017سے آج تک جو سالانہ رقم بینوولینٹ فنڈ کی مد سے وصول ہوئی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقم وصولی
2017	4,682,549,306
2018	6,205,841,635
کل رقم	10,888,390,941

(ب) اس عرصہ کے دوران جو رقم بینوولینٹ فنڈ سے مختلف گرانٹس کی مد میں ادا کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹس	2017	2018	کل رقم
ماہانہ امداد	688,819,293	1,734,035,182	2,422,854,475
شادی گرانٹ	210,516,912	416,360,104	626,877,016
کفن دفن	32,068,303	123,997,336	156,065,639
سکالرشپ	887,977,176	1,301,591,968	2,189,569,144
الوداعی گرانٹ	191,397,065	211,723,052	403,120,117
ضلعی بنیوولینٹ فنڈ کے اخراجات	2,050,000	7,617,400	9,667,400
اخراجات ایل ڈی اے پلازہ	24,000,000		24,000,000
اخراجات بنیوولینٹ فنڈ بورڈ	76,589,799	84,868,216	161,458,015
کل اخراجات	2,113,418,548	3,880,193,258	5,993,611,806

(ج) اس وقت مبلغ -/7،927،867،576 روپے پروانشل بنیوولینٹ فنڈ بورڈ کے بنک آف پنجاب کے اکاؤنٹ میں ہیں۔

راجن پور: بینوولینٹ فنڈز کی مد میں وصول درخواستوں پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*1097: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2017سے آج تک ضلع راجن پور کے کتنے ملازمین نے بینوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، ماہانہ امداد، جہیز فنڈ اور تجہیز و تکفین چارجز کے لئے درخواستیں جمع کروائیں؟

(ب) کتنے درخواست دہندگان کو ادائیگی ہو چکی ہے اور کتنوں کو ابھی ادائیگی کرنی ہے؟

(ج) جن کو ادائیگی کرنی ہے ان کی درخواستیں کس کس آفس میں کن کن مراحل میں پڑی ہوئی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان درخواست دہندگان کو ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بتانے اور اس کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مالی سال 2017 میں ضلع راجن پور میں سے جو درخواستیں سکالرشپ، شادی گرانٹ، کفن دفن گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں۔ ان کی تفصیل یوں ہے:

گرانٹ	سکالرشپ	شادی گرانٹ	کفن دفن	ماہانہ امداد
درخواستیں	256	41	21	6

(ب) جن درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کی رقم تقسیم ہو چکی ہے۔ جو درخواستیں اعتراضات کی وجہ سے پینڈنگ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹ	سکالرشپ	شادی گرانٹ	کفن دفن	ماہانہ امداد
منظور شدہ درخواستیں	211	30	13	3
زیرالتواء درخواستیں	45	11	8	3

(ج) جن درخواستوں کی ادائیگی کرنی ہے وہ درخواستیں بنیوولینٹ فنڈ آفس الفلاح بلڈنگ میں موجود ہیں جیسے ہی ان درخواستوں کے اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے مطلوبہ کارروائی کے بعد ان کو بھی رقم تقسیم کر دی جائے گی۔

(د) زیرالتواء درخواستوں پر کاغذات نامکمل ہونے کی وجہ سے اعتراضات لگے ہوئے ہیں ان اعتراضات کے متعلق درخواست گزار کو بذریعہ لیٹر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جیسے ہی ان درخواستوں کے اعتراضات کے جوابات موصول ہوں گے مطلوبہ کارروائی کے بعد ان کو بھی رقم تقسیم کر دی جائے گی۔

صوبہ میں سرکاری افسران کی دُہری شہریت سے متعلقہ تفصیلات

*1247: **جناب علی عباس خان:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے سرکاری افسران ہیں جن کی دُہری شہریت ہے؟

(ب) گریڈ 18 سے 21 تک کے ایسے سرکاری افسران جن کی دُہری شہریت ہے ان کے نام مع محکمہ جات کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ایسے افسران کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کر رہی ہے تو حالیہ پیشرفت سے آگاہ فرمائیں مزید حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں 17 سرکاری افسران (PAS(PMS(EX-PCS) (PMS(EX-PSS) دُہری شہریت کے حامل ہیں۔

(ب) گریڈ 18 سے 21 تک کے ایسے سرکاری افسران (PAS(PMS(EX-PCS) (PMS(EX-PSS) جن کی دُہری شہریت ہے ان کے نام مع محکمہ جات کی فہرست "Flag"A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کیس سپریم کورٹ میں زیر سماعت تھا۔اس سلسلہ میں سپریم کورٹ نے مورخہ 15.12.2018 کو فیصلہ جاری کر دیا ہے۔ جس پر محکمہ آئی وسی ونگ، S&GAD نے تمام محکمہ جات کو فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں جس کی کاپی "Flag"B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: جی او آر II بہاولپور ہاؤس کا رقبہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*1720: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر۔II بہاولپور ہاؤس لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) جی او آر۔II میں کتنی رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔II کی کچھ زمین پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر کے مکان تعمیر کر لئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی او آر۔ II بہاولپور ہاؤس لاہور 63.45 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) جی او آر۔II میں 158 سرکاری رہائشگاہیں ہیں۔

(ج) جی او آر۔II ایس ڈی او(بلڈنگز) کے مطابق کسی بھی ناجائز قابضین نے کوئی مکان تعمیر نہ کیا ہے۔

(د) E & V Cell ایسی تمام انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی کرتا ہے جن کی نشاندہی متعلقہ ایس ڈی او(بلڈنگز) کرتا ہے۔ تاہم حکومت اس ضمن میں کچھ اقدامات کر رہی ہے تاکہ ایسے تمام عناصر کو اس کام سے روکا جاسکے۔اس کے تحت ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں
سٹینو ٹائپسٹ اور سٹینو گرافر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1771: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں سٹینو گرافر کی کتنی سیٹیں اس وقت خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت سٹینو ٹائپسٹ اور سٹینو گرافرز کی خالی سیٹوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں اس وقت سٹینو گرافرز کی 195 سیٹ خالی ہیں۔

(ب) پنجاب میں سٹینو ٹائپسٹ نام کی کوئی سیٹ نہ ہے جبکہ سٹینو گرافرز کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔

جی، ہاں! ایس اینڈ جی اے ڈی کا بجٹ 2019 کے فوری بعد قواعد و ضوابط کے مطابق سٹینو گرافرز کی بھرتی کرنے کا ارادہ ہے۔

لاہور: جی او آر۔ II کے رہائشی افسران کے تحفظ کے لئے داخلہ پوائنٹس پر وزٹر کی چیکنگ اور کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2700: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر۔II بہاولپور ہاوس لاہور کے کتنے داخلہ پوائنٹس ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔II کی قریبی رہائشی کالونیوں سے جولوگ آتے ہیں ان کو انٹری پوائنٹس پر نہیں روکا جاتا ہے اس کی وجوہات کیاہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ داخلہ پوائنٹس پر چیکنگ نہ ہونے کی وجہ سے چوری کی واردات میں آئے روز اضافہ ہو تا جارہاہے جس سے رہائشی افسران پریشان ہیں؟

(د) مذکورہ جی او آر کے مین داخلہ پوائنٹس پر کتنے اہلکاران ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گیٹس پر کیمرے بھی نہ ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مین داخلہ پوائنٹس پر کیمرے لگانے اور آوٹ سائیڈ روزٹر کا داخلہ روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی او آر۔II بہاولپور ہاؤس لاہور کے کل تین داخلہ پوائنٹس ہیں۔

(ب) داخلہ پوائنٹس پر تعینات پروٹوکول سٹاف اور پنجاب پولیس کے اہلکار تمام آمدورفت پر نظر رکھتے ہیں۔

(ج) ایسا ایک واقعہ ہی رونماہوا تھا جس کی متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کروائی گئی تھی۔

(د) مین داخلہ پوائنٹس پر پروٹوکول کے چھ اور پنجاب پولیس کے اہلکار تعینات ہیں قرطبہ چوک والے گیٹ پر سیف سٹی اتھارٹی کے کیمرے لگے ہیں تاہم جی او آر۔IIمیں کیمرے نصب نہ ہیں۔

(ہ) حکومت نے جی او آر۔II کے مین انٹری پوائنٹس پر پروٹوکول سٹاف اور پنجاب پولیس کے اہلکاران تعینات کئے ہیں جو کہ تمام آمدورفت پر نظر رکھتے ہیں جہاں تک کیمرے لگانے کا تعلق ہے تو وہ سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے قرطبہ چوک والے داخلہ پوائنٹ

لگائے گئے ہیں تاہم دوسرے داخلہ پوائنٹس پر کیمرے لگانے کے لئے سیف سٹی اتھارٹی کی معاونت سے کوششیں جاری ہیں مزید یہ کہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے ایک میٹنگ کی اور کمشنر لاہور کی سربراہی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو کہ ایسے تمام عناصر کی نشاندہی کرنے کے بعد اگلالائحہ عمل کیا ہونا چاہیئے کے بارے میں مطلع کرے گی۔

صوبہ میں ریٹائرڈ ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*2743: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت صرف دوران سروس وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کو گروپ انشورنس سکیم کے تحت رقم ادا کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان اپنے حکم کے تحت دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے علاوہ اپنی عمر کی حد تک پہنچ کر ریٹائرڈ ہو جانے والے ملازمین کو بھی مذکورہ رقم کی ادائیگی کا حکم دے چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا اس سلسلے میں مذکورہ بالا دونوں کیٹیگریوں کے ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم ادائیگی کا نوٹیفکیشن کر چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے اس سلسلے میں ابھی تک احکامات جاری نہیں ہوئے اگر ہاں تو حکومت کب تک اس سلسلے میں احکامات جاری کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے۔پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازمین کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پا جانے پر اس کے اہل خانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ قانون پنجاب کے مطابق قابل احترام سپریم کورٹ کے فیصلہ بتاریخ15-02-2018 ضمیمہ (الف) اور بتاریخ 17-04-2018 ضمیمہ (ب) کا اطلاق صرف صوبہ خیبر پختونخوا میں ہوتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا نے مورخہ 06-11-2014 کو پاس کئے گئے قانون کے تحت بوقت ریٹائرمنٹ بھی retirement benefit دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے اس سلسلے میں ابھی کوئی احکام موصول نہ ہوئے ہیں۔ جیسے ہی کوئی احکام موصول ہوں گے ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز سرونٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام کے اغراض ومقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*2762: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کب قائم کی گئی تھی اس کے قیام کے اغراض ومقاصد کیا تھے؟

(ب) اس فاؤنڈیشن نے اپنے اغراض ومقاصد کو کہاں تک achieve کیا ہے؟

(ج) اس فاؤنڈیشن کے ممبران کی تعداد کتنی ہے اوران سے ماہانہ کتنی رقم حاصل ہو رہی ہے؟

(د) اس فاؤنڈیشن نے آج تک کتنے پلاٹ اور گھر اپنے ممبران کو الاٹ کئے ہیں کس کس شہر میں دیئے ہیں؟

(ہ) یہ فاؤنڈیشن اپنے کتنے فیصد ممبران کو پلاٹ اور گھر الاٹ آج تک فراہم کر سکی ہے؟

(و) کیا حکومت اس فاؤنڈیشن کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

(ز) اس فاؤنڈیشن کے کس کس شہر میں ہاؤسنگ سکیم یا کالونی ہیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کے ایکٹ مجریہ 2004 کے تحت قائم ہوئی اس ادارے کا مقصد ریٹائرڈ ملازمین یا ان کے لواحقین کو سنیارٹی کے مطابق، No loss no profit کی بنیاد پر گھر یا پلاٹ فراہم کرنا ہے۔

(ب) ادارہ اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین / رجسٹرڈ ممبران کو گھر یا پلاٹ فراہم کرنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل اور کوشاں ہے۔ فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے 9 مختلف اضلاع بشمول لاہور، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، خانیوال اور سیالکوٹ میں اراضیات حاصل کی جا چکی ہیں۔ جن میں سے آٹھ اضلاع میں ہاؤسنگ سکیموں کا ترقیاتی و تعمیراتی کام مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ ہاؤسنگ سکیم سیالکوٹ میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ تیار شدہ سکیموں میں 13701 دستیاب گھر و پلاٹ تیار کئے گئے ہیں جن میں سے 12114 گھر و پلاٹ اہل ممبر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سنیارٹی بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے جا چکے ہیں۔ سیالکوٹ سکیم کی تکمیل پر مزید 1928 رہائشی پلاٹ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو الاٹ کرنے کے لئے دستیاب ہوں گے۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت تمام ریٹائرڈ ملازمین کو خالصتاً میرٹ / سنیارٹی کی بنیاد پر اوراُن کی آپشن کو ملحوظ رکھتے ہوئے فاؤنڈیشن کے قواعد و ضوابط کے عین مطابق پلاٹ یا گھر الاٹ کئے جاتے ہیں جس کا طریق کار انتہائی شفاف ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی موجودہ تعداد 95269 ہے اور ان سے اوسطاً 10 کروڑ روپے ماہانہ موصول ہو رہے ہیں جو کہ ہاؤسنگ سکیموں کے ترقیاتی و تعمیراتی کاموں پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ماہانہ کٹوتی کی مد میں حاصل ہونے والی رقم فاؤنڈیشن کی انکم نہ ہے بلکہ ترقیاتی و تعمیراتی کاموں کی صورت میں ممبران کو واجب الادا ہے۔

(د) فاؤنڈیشن آج تک12114 گھر و پلاٹ اہل ممبر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سنیارٹی بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کر چکی ہے۔ جن میں سے 1341 تعمیر شدہ گھر موہلنوال لاہور سکیم پائلٹ پراجیکٹ میں اور 10773 رہائشی پلاٹ فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال اور خانیوال میں مستحق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کئے گئے ہیں۔ کل تیار شدہ گھر و پلاٹ(13701) میں سے بقیہ 1587 پلاٹ اگلی قرعہ اندازی میں مستحق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو بمطابق سنیارٹی الاٹ کر دیئے جائیں گے۔ مزید برآں سیالکوٹ سکیم میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے جس کی تکمیل پر1928 مزید اہل ممبران کو ان کی آپشن برائے گھر یا پلاٹ حاصل کرنے کے بعد الاٹ کر دیئے جائیں گے۔

(ہ) فاؤنڈیشن اپنے رجسٹرڈ ممبران کو بعد از ریٹائرمنٹ گھر یا پلاٹ بمطابق سنیارٹی(تاریخ ریٹائرمنٹ وترجیح ضلع) الاٹ کرتی ہے۔ اب تک ریٹائرڈ ہونے والے39812 ممبران میں سے 12114 ممبران کو گھر و پلاٹ الاٹ کر چکی ہے جس کی شرح30 فیصد بنتی ہے۔

(و) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن حکومت پنجاب کا خود مختار ادارہ ہے جو کہ S&GAD کے ماتحت اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ ادارہ اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے قواعدو ضوابط کے مطابق ریٹائرڈ سرکاری ملازمین / رجسٹرڈ ممبران کو گھر یا پلاٹ فراہم کرنے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل اور کوشاں ہے۔ فاؤنڈیشن کی کارکردگی گورنمنٹ کی طرف سے زمینوں کی فراہمی سے مشروط ہے۔ مجریہ ایکٹ2004 کے تحت ہاؤسنگ سکیموں کی تکمیل کے لئے فاؤنڈیشن گورنمنٹ کی جانب سے فراہم کردہ زمینوں پر انحصار کرتی ہے۔ جیسے جیسے حکومت پنجاب کی طرف سے اراضیات فراہم ہوتی رہی ہیں فاؤنڈیشن ان کو ڈویلپ کر کے اہل سرکاری ریٹائرڈ ممبران کو اُن کی آپشن کے مطابق گھر یا پلاٹ فراہم کرتی رہی ہے۔ اب تک فراہم کی جانے والی تمام اراضیات ماسوائے سیالکوٹ پر ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ سیالکوٹ سکیم میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ مختلف اضلاع میں تقریباً

17000ہزار کنال اراضی کے حصول کے لئے کیسز مجاز اتھارٹی سے منظوری کے مختلف مراحل میں ہیں۔ حصول اراضی کی منظوری کے فوراًبعد مجوزہ سکیموں میں ترقیاتی وتعمیراتی کاموں کا آغاز کر دیا جائے گا۔ حصول اراضیات برائے پی جی ایس ایچ ایف میں رکاوٹ کی بڑی وجہ Compulsory لینڈ ایکوزیشن پر عائد پابندی ہے جو کہ مورخہ 28.06.2011کو پنجاب گورنمنٹ نے عائد کی ہے۔فاؤنڈیشن کی کارکردگی چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہر میٹنگ میں پیش کی جاتی ہے اور بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فاؤنڈیشن کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ تاہم چیف سیکرٹری پنجاب نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ منعقدہ03.09.2019میں فاؤنڈیشن کی کارکردگی کو تیز تر کرنے کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تاکہ زمینوں کے حصول کو تیز تر بنایا جائے۔

(ز) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی 9مختلف اضلاع بشمول لاہور، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، خانیوال اور سیالکوٹ میں ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں ڈی ایم جی، پولیس
اور دیگر گروپس کے افسران کی پنجاب میں تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

426: محترمہ فردوس رعنا: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ، پولیس سروسزاور دیگر وفاقی سروسز کے کون کون سے افسران کتنے عرصے سے تعینات چلے آرہے ہیں۔ایسے تمام افسران کے نام بشمول عہدہ جات کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ وضع کردہ قواعد وضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر وفاقی کیڈر کے حامل افسران ڈی ایم جی، اوایم جی، پی ایس پی ودیگر کیڈرز کے بیک وقت پانچ سال سے زائد تعینات نہیں کئے جاسکتے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں وفاقی سروسز کے افسران اہم عہدہ جات پر پانچ سال سے زائد کی ملازمت کا عرصہ گزار چکے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ہذا ایسے تمام افسران جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے صوبہ میں کام کر رہے ہیں ان کو واپس وفاق میں بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تفصیل افسران پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ عام طور پر وفاقی کیڈر کے افسران ایک خاص مدت سے زائد ایک عہدے پر تعینات نہیں رہ سکتے اور اس کے لئے rotation policy کو follow کیا جاتا ہے۔ مزید بر آں یہ کہ حکومت پنجاب کو ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی سرکاری ملازم کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ٹرانسفر کیا جاتا ہے:

1) کسی ہارڈ پوسٹنگ سٹیشن پر مقررہ مدت کی تکمیل پر
2) کسی مخصوص سٹیشن پر تین سال کی مدت مکمل ہونے پر
3) ہمدردانہ وجوہات پر
4) انضباطی وجوہات پر
5) ترقی یا تنزلی کی وجہ سے
6) انتظامی ضروریات کے تحت
7) کسی آفیسر / ملازم اگر وہ سپیشل رپورٹ کے تحت ہو نہ ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی استحقاقیہ رخصت دی جا سکتی ہے۔ ماسوائے مجاز اتھارٹی کی اجازت کے جس نے سپیشل رپورٹ پر ڈالا ہو۔

(ج) جی، ہاں! یہ بات درست ہے کہ وفاقی سروسز کے افسران اہم عہدہ جات پر پانچ سال سے زائد کی ملازمت کا عرصہ گزار چکے ہیں۔

(د) وفاقی سروسز کے افسران کی ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے لئے rotation policy کو follow کیا جاتا ہے وفاقی افسران rotation policy کے مطابق ہی تمام صوبوں میں تعینات ہوتے ہیں جیسے ہی ایک افسر اپنی مدت پوری کرتا ہے وفاقی حکومت اس کو صوبے سے ٹرانسفر کر دیتی ہے۔

محکمہ انٹی کرپشن ریجن ضلع فیصل آباد میں دفاتر، گاڑیوں کی تعداد اور افسران کے استعمال میں گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

713: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن فیصل آباد کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے یکم جون 2019 تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئیں؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف شکایت درست پائی گئیں اور کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی، کس کس ملازم کو سزا اور جرمانہ کیا گیا۔ ان ملازمین کا عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) محکمہ ہذا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کن کن آفیسر ز کے زیر استعمال ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں پر پٹرول اور maintenance کی مد میں 2017 تا 2019 کے دوران کل کتنا خرچہ ہوا۔ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن فیصل آباد میں کل چھ دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں 7387 ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے یکم جون 2019 تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئیں۔

(ج) 2279 ملازمین کے خلاف شکایت درست پائی گئیں اور 90 ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی۔ جن میں پانچ ملازمین کو سزا اور جرمانہ مبلغ -/1255000 روپے کیا گیا۔ ان ملازمین کا عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے پاس کل پندرہ عدد گاڑیاں ہیں تفصیل ماڈل اور کن کن آفیسر ز کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ہمراہ پرچم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن فیصل آباد کی گاڑیوں میں پٹرول کی مد میں مالی سال 2017 تا 2019 مبلغ -/6296089 کی مد میں مالی سال 2017 تا 2019 مبلغ -/1642797 روپے خرچ ہوئے مکمل تفصیل پرچم (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کمشنر ز اور ڈی سی آفس میں تنصیب کردہ ائر کنڈیشنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

771: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان اپنے دفتر اور گھروں میں کتنے اے سی لگا سکتے ہیں اور کس قاعدہ کے تحت لگا سکتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان کے گھروں اور دفاتر میں20/20 اے سی لگے ہوئے ہوتے ہیں جو دن رات چلتے رہتے ہیں اسی طرح ان کے دفاتر میں جو پنکھے اور لائٹ تمام جگہوں پر دن رات چلتے رہتے ہیں خاص کر واش روم، ری ٹائرنگ رومز اور اس طرح کے دیگر رومز میں لائٹس اور پنکھے مع اے سی بغیر ضرورت چلتے رہتے ہیں جس سے خزانہ سرکار پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے غیر ضروری غیر اخلاقی اور فضول خرچی پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(د) صوبہ بھر کے تمام اضلاع اور ڈویژنل کمشنر کے گھر اور دفاتر کے بجلی کے اخراجات کی تفصیل یکم جنوری2019 سے آج تک کی پیش کی جائے؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈپٹی کمشنرز اور کمشنرز صاحبان کے دفاتر اور گھروں میں اے سی کی تعداد کا تعین بلڈنگ کی ہئیت/ڈھانچہ کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ب) سوال میں درج کی گئی اے سی کی تعداد درست نہ ہے۔ متعلقہ کمشنرز/ڈپٹی کمشنرز صاحبان سے رپورٹ طلب کی گئی جس کی تفصیل(تتمہ الف اور ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام دفاتر میں متعلقہ چوکیدار اور دوسرا سٹاف اس کا پابند ہوتا ہے کہ وہ آفیسران کی غیر موجودگی میں غیر ضروری لائیٹس اور اے سی بند رکھے۔

(ج) حکومت نہ صرف بجلی کے اخراجات بلکہ تمام غیر ضروری اخراجات کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اوراس حوالے سے حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی نے بذریعہ سرکلر لیٹر(No.SO(W-I)S&GAD/CT/11-1/97(P-III) 6-04-2019 تتمہ(ج) اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے سرکلر نمبر No.FD.SO (Goods)44-4/2016بتاریخ09.08.2019 تتمہ(د)کے تحت خصوصی ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔

(د) بجلی کے بلوں کی مد میں دفاتر نے جو اخراجات کئے وہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار نام دفتر کل اخراجات تفصیل:

نمبر شمار	نام دفتر	کل اخراجات	تفصیل
1	9ڈویژنل کمشنرز	15,056,498 /-	تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2	36ڈپٹی کمشنرز	47,313,920/-	تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 26خواجہ محمد وسیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

صوبہ میں غیر معیاری ایندھن کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! فیض احمد فیض نے کہا ہے کہ:

جنوں میں جتنی بھی گزری بے کار گزری ہے
گرچہ دل پہ خرابی ہزار گزری ہے

جناب سپیکر! میں آج آپ کو اس جنوں کے بارے میں نہیں بتانا چاہتی جس کی وجہ سے ہم جیسے بہت سارے لوگ صحافت میں آئے کیونکہ وہ جنوں جو جنوں تھا اس کے بارے میں صرف بہادر شاہ ظفر کی ایک بات کروں گی:

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تیری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر میں اس جنوں کے بارے میں بھی بات نہیں کروں گی جس کی وجہ سے مجھ جیسے لوگ اپنے آبائی گھر کئی سال پہلے کیمونٹی ورک کرنے گئے کہ شاید ان لاچاروں کی زندگیاں بدل جائیں گی، میں اس جنوں کے بارے میں بھی بات نہیں کروں گی جس کی وجہ سے مجھ جیسے کچھ لوگوں نے پچھلے سال الیکشن میں آزاد امیدوار بن کر الیکشن لڑا۔

جناب سپیکر! میں آج اس جنوں کی بات نہیں کرنا چاہتی لیکن "دل پہ خرابی ہزار گزری ہے" اور ہم آج اس صوبے میں رہتے ہیں جہاں سانس لینا مشکل ہے This is a national emergency ہم میں سے کسی نے اس پر بات نہیں کی، ہمیں بتایا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں 9۔جنوری 2020 کو ماحولیات اور ماحول کے تحفظ کے بارے میں بات ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آج اس پر لوگوں کی تھوڑی سی attention دلوانا چاہتی ہوں تاکہ اس دن ہمارے پاس جواب ہو۔

I hope you will excuse me if I say this in English because I've prepared this report in English. The substandard fuel that is being used in the Punjab province, Mr Speaker, is the main culprit in causing this health emergency. The Environment Protection Department of Government of the Punjab is not doing its work, Mr Speaker and Punjab's Environmental Quality Standards say that during the smog season.

جناب سپیکر! جو آج کل اس وقت ہم پر طاری ہے

We would see a daily average value frequently exceeding 200 micrograms per cubic meter of the volume of air. This is extremely dangerous for our health

جناب سپیکر! یہ غریب اور امیر میں امتیاز نہیں کرتا، یہ بچوں، بڑوں اور بوڑھوں میں امتیاز نہیں کرتا بلکہ یہ سب کے لئے زہر ہے۔

Why are we not even talking about the health hazards? Not just respiratory issues but we are also talking about heart disease, cancer, genetic problems. Our fuel quality is amongst the worst in the world, Mr Speaker. Substandard diesel and petrol are the main culprits in Punjab's air pollution.

جناب سپیکر! بھٹیاں تے جہڑے بے چارے مزدور نیں، جہڑے اپنی فصلاں ساڑدے نیں اوہناں تے حکومت قدغناں لگا کے چپ کرا لیندی اے لیکن اہناں داں تے دس فیصد قصور نہیں اے بلکہ

43 percent is of fuel quality and until we meet international standards we will not improve this. The Prime Minister has said that we will meet Euro 4 Standards.

Those are insufficient. Mr Speaker, we have to meet Euro 6 Standards and something has to be done about this.

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک مثال دیتی ہوں کہ جب ایران میں 146 کو الٹی ہوتی ہے تو وہ سکول بند کر دیتے ہیں، دہلی میں بھی یہی ہوتا ہے لیکن لاہور میں یہ 200 سے زیادہ ہے اور ہمارے بچے سکولوں میں جا رہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے امید کرتی ہوں کہ جب 9۔ جنوری 2020 کو ایوان میں تحفظ ماحول پر بات ہو تو متعلقہ وزیر اور متعلقہ افسران اس کا ضرور جواب دیں گے کہ اس بارے میں Environment Protection Department Punjab Government نے کیا سوچا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے واقعی یہ بڑاalarming issue ہے اس پر کام ہو رہا ہے انشاءاللہ 9۔جنوری کو اس پر پالیسی بھی دیں گے اور اس پر بات بھی ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں ایک اضافہ کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب سپیکر! شاید محترمہ کے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے یا ان سے درگزر ہوئی ہو گی کہ چند دن پہلے وزیر اعظم لاہور میں Euro 5 کے حوالے سے پریس کانفرنس کر کے گئے ہیں اور اس پر already حکومت کاconcern موجود ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! اس حوالے سے جو پہلے کام ہوئے تھے وہ reverse ہو چکے ہیں، میں چاہوں گی کہ رضوان صاحب یہاں ایوان میں آ کر بطورEnvironment Minister اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس بارے میںgeneral discussion رکھ سکتے ہیں اور ہمیں اس میں کوئیproblem نہیں ہے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! اس بارے میںgeneral discussion ضرور رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میریcolleague سیدہ میمنت محسن نے ابھی فیض احمد فیض کا ایک شعر پڑھا ہے کہ:

جنوں میں جتنی بھی گزری ہے بے کار گزری ہے
اگرچہ دل پہ خرابی ہزار گزری ہے

جناب سپیکر!فیض احمد فیض کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ:

نہ گل کھلے ہیں نہ اُن سے ملے نہ مے پی ہے
عجب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے

سیدہ میمنت محسن!آپ نے بہت اچھی بات کی ہے لیکن اتنے زیادہ اجلاس گزر جانے کے بعد آج آپ نے پہلی دفعہ خطاب فرمایا ہے تو آپ جب نہیں آئیں تو اندازہ کریں کہ:

"عجب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے۔"(قہقہے)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: چلیں،مشاعرہ کسی اور دن رکھ لیں گے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ محترمہ خدیجہ عمر کی تحریک التوائے کار نمبر2019/1 ہے۔محرک نے اپنی تحریک پڑھ دی تھی لیکن اُس وقت متعلقہ وزیر تشریف فرما نہیں تھے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا گیا تھا۔آج منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!میں فائل ساتھ نہیں لا سکا کیونکہ کہیں اور سے سیدھا اجلاس میں آیا ہوں۔اس کی فائل میرے دفتر میں پڑی ہوئی ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرما دیں اور میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/18 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے دینا ہے۔منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/24 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کارalready dispose ofہو چکی ہے اور میں نے اس کا جواب دے دیا تھا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب دیا جا چکا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/28محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/71چودھری اشرف علی کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب وزیر صنعت میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/72بھی چودھری اشرف علی کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار pendingہوئی تھی اور جناب سمیع اللہ چودھری نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔اس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر2019/84محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔جی،وزیر قانون!

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!محترمہ نیلم حیات ملک نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے اور یہ لاہور شہر میں پارکنگ سے متعلق ہے۔لاہور شہر میں گاڑیوں کی پارکنگ کے حوالے سے واقعی لوٹ مار ہو رہی ہے۔ہسپتال،پلازے اور مارکیٹ سے گاڑیوں کی پارکنگ کے حوالے سے غنڈہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔جتنا بڑا مافیا ہے اتنا زیادہ غنڈہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے محترمہ کاconcernبالکل درست ہے۔آپ کو یاد ہو گا کہ لاہور میں پارکنگ کمپنی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا اور سارے لاہور شہر کی پارکنگ کا انتظام اس کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ پورے لاہور کی پارکنگ کا انتظام اس کمپنی کے پاس ہے لیکن انہوں نے کہیں بھی نیلام نہیں کیا بلکہ self-collection ہو رہی ہے۔ یہ self-collection بھی ان لوگوں کے ذریعے کروائی جا رہی ہے جو کہ دہاڑی دار ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے چند دن پہلے اس حوالے سے briefing لی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو streamline کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ جدید تقاضوں کے مطابق پارکنگ کا انتظام کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فی الحال یہاں پر اس حوالے سے زیادتی ہو رہی ہے اور عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ ذکیہ خان! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں environment پر بات کرنا چاہتی ہوں جیسا کہ سیدہ میمنت محسن نے بتایا ہے کہ یہ بہت serious issue ہے۔ اس حوالے سے ہماری حکومت نے بھی بہت کام کیا تھا۔ جب چاول کی فصل تیار ہوتی ہے تو لوگ مونجی حاصل کرنے کے بعد اس کے کھیت جلا دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے اسی زمین میں گندم کاشت کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ کسانوں کو اس حوالے سے incentive دے تاکہ وہ چاول کے کھیت کو جلانے کی بجائے ploughing کریں۔ اسی طرح لاہور شہر کے ارد گرد جو چھوٹی کاٹیج انڈسٹریز چل رہی ہیں ان کو یہاں سے باہر شفٹ کیا جائے۔ جب تک حکومت اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرے گی اور ماحول کو بہتر کرنے کے لئے عملی اقدامات نہیں اُٹھائے گی تو اُس وقت تک ماحول میں بہتری نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ already اس حوالے سے کافی کام ہو رہا ہے۔ مونجی کی فصل کی پرالی کو fuel کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے لہٰذا اسے کسانوں سے مناسب قیمت پر خریدا جائے تاکہ اس کا نقصان نہ ہو، کسانوں کو اس کے بدلے میں cash مل جائے گا اور ماحول بھی بہتر رہے گا۔ حکومت نے اس بابت پلاننگ کی ہوئی ہے اور 9 تاریخ کو اس بارے میں آپ کو brief کیا جائے گا۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ environment کے حوالے سے ایوان میں ایک دن debate رکھیں تا کہ ہم بھی آپ کو تھوڑا سا brief کر سکیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بے فکر رہیں جو لوگ environment بہتر کرنے کے حوالے سے پالیسی بنا رہے ہیں میں انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو ان لوگوں میں شامل کراؤں گا۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک چیز مزید عرض کروں گی کہ Consumer has already been charged a tax جو کہ consumer کو نظر نہیں آتا لیکن وہ already tax دے چکا ہے۔ وہ کہاں fritter away ہو گیا اور وہ tax consumer کے اُوپر کیوں خرچ نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: یہ صرف حکومت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سب کا مسئلہ ہے اور ہم سب کو مل جُل کر اسے ٹھیک کرنا پڑے گا۔ سیدہ میمنت محسن! ہم آپ کو اس کمیٹی کا ممبر بنائیں گے۔ آپ اس بارے میں ذرا مزید home work کر لیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ environment پر بحث کے لئے کوئی time fix کر دیں تا کہ ہمارے پاس ایک deadline ہو۔ ہم پریس والے لوگ deadline پر کام کرتے ہیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! ورلڈ بنک نے environment کے حوالے سے حکومت پنجاب کو ایک بہت بڑی رقم قرض کے طور پر دی ہے اور اگر اس رقم کا صحیح استعمال کرنا شروع کر دیں تو environment میں great improvement ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ ذکیہ خان! حکومت پنجاب اس بارے میں آگاہ ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم عنایت فرمایا اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسی اجلاس کے اندر environment کے اہم مسئلے پر discussion کے وقت کا تعین کیا۔

جناب سپیکر! آج سے دو تین دن پہلے میڈیا کے اندر ایک issue آیا تھا۔ پنجاب حکومت کے ایک وزیر نے بیان دیا تھا کہ جس کی وجہ سے پنجاب کے ایک بہت بڑے خطے کے اندر پبلک کی طرف سے بڑا سخت قسم کا reaction آ رہا ہے۔ اُس وزیر کی طرف سے بیان آیا ہے کہ حکومت جنوبی پنجاب صوبہ بنانے سے ہاتھ کھڑے کر چکی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے پہلے بھی ایک گزارش کی تھی کہ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے صوبوں کے جو issues ہیں پاکستان تحریک انصاف خود اس چیز کو پہلے pioneer کر چکی ہوئی ہے اُن issues کے اوپر اس ہاؤس کے اندر ایک debate کے لئے ہم نے in writing بھی ایک درخواست آپ کے دفتر میں پیش کی ہوئی ہے تو اگر اسی اجلاس کے دوران ایک دن اُس پر debate کے لئے بھی تعین کر دیں تاکہ حکومت اور حزب اختلاف کی تمام جماعتیں اس معزز ایوان کے اندر اس معاملے پر بات کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب محترمہ نیلم حیات کی تحریک التوائے کار ہے لیکن جناب فیاض الحسن چوہان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان) جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سردار اویس احمد خان لغاری سے پہلے بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا کہ ہم نے صوبہ جنوبی پنجاب کا وعدہ کیا تھا تو میں اُس حوالے سے سردار اویس احمد خان لغاری کی بات کو second کرتا ہوں کہ اس معاملے پر discussion کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے۔ ابھی بھی یہاں سے آوازیں آ رہی ہیں اور میں بھی اسے ہمیشہ تخت لاہور کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال بھی میں اسی floor پر چلاتا رہا ہوں کہ دریائے سندھ جسے شیر دریا کہتے ہیں اس کا river erosion میانوالی سے لے کر کشمور تک ہوتا ہے اس میں بھکر، لیّہ، مظفر گڑھ، راجن پور اور ڈی جی خان چار اضلاع آتے ہیں۔ دریائے ستلج،

دریائے راوی، دریائے جہلم اور دریائے چناب کے پانچ ایکڑ، دس ایکڑ یا پندرہ ایکڑ زمین کے متاثرین کو میرے ضلع میں زمینیں الاٹ ہو چکی ہیں لیکن دریائے سندھ کے متاثرین کی بات نہیں سنی جاتی۔ میں on the floor of the House آپ سے یہ رولنگ چاہوں گا کہ دریائے سندھ کے دریابُرد بے زمین کاشتکاروں کو بھی گزارہ الاؤنس کے طور پر زمینیں الاٹ کی جائیں۔۔۔

(اذانِ مغرب)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات on record آ گئی ہے۔ آپ یہ تجویز وزیر قانون کو دیں کیونکہ اس کے لئے وہ forum زیادہ بہتر ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر 5 بج کر 37 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی take up کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے پڑھ تو لینے دیں۔ناں!

There are two Amendments in this motion. The first Amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din,

Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid.

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ترمیم جو ہے Rule 105 کے تحت نہیں آسکتی کیونکہ انہوں نے یہ وقت پر جمع نہیں کروائی اس لئے میری استدعا ہے کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا کا خیال ہے کہ رولز کے اندر اس کا جو period ہے اس کے اندر یہ ترامیم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع نہیں کروائی گئیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ترمیم rule 105 پر پوری اترتی ہے اور rule 105 یہ ہے کہ:

105. Amendments:-

1) When a motion that the Bill be taken into consideration has been carried, any member may propose such amendment to the Bill as is within the scope of, and relevant to, the subject matter of the Bill.

جناب سپیکر! اس میں دوسرا rule یہ ہے کہ:

2) If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant Clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment.

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے اس rule کے تحت object کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ discretion سپیکر صاحب کی ہے اور اسی بل میں پہلے بھی اسی طرح ہوا تھا کہ technicalities کی بناء پر، کیونکہ آج کل تو کورٹس بھی technicalities پر کیسز کے فیصلے نہیں کرتیں وہ بھی میرٹ پر کرتی ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے ممبر ہی بول رہے ہیں پہلے ان کو تو بات کر لینے دیں۔ کورم کی نشاندہی کو بعد میں کرتے ہیں یہ آپ کے ممبر ہی بول رہے ہیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے یہ ترامیم سوموار کو جمع کروائیں اور میرے پاس ٹائم بھی لکھا ہوا ہے لہٰذا آج 3:00 بجے یہ ترامیم اس کے تحت آئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس objection کو rule out کریں کیونکہ ہمیں یہ ترامیم جمع کرائے ہوئے 48 گھنٹے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس میں جناب کی discretion بھی ہے اور ہم نے within 48 hours جمع کروائیں جو دو دن بنتے ہیں اس طرح ہم نے requirement بھی پوری کی ہے۔

جناب سپیکر! میں ویسے بھی وزیر قانون کو یہ عرض کروں گا کہ جس طریقے سے ہمیں پہلے بھی اسی لوکل گورنمنٹ اور پنچایت بل پر technicalities کی بنیاد پر روکا گیا تھا اور اُس دن مجھے یاد ہے کہ ہمارا بندہ اتوار کے دن ترامیم جمع کرانے گیا تو آپ کے آفس نے کہا کہ آج اتوار ہے آپ سوموار کو آجانا اور سوموار کو صبح 9:00 بجے ہماری ترامیم جمع ہو گئیں۔

جناب سپیکر! یہاں جناب محمد بشارت راجا سے decide بھی ہو گیا تھا کہ ہم objection نہیں کریں گے لیکن جب اتنا بڑا بل جس کے 58 ہزار public کے true representative تھے ان کو ذبح کیا جا رہا تھا اور ترامیم بھی proper طریقے سے نہیں سنی گئیں۔ میں آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ آج آپ ان کا objection rule out کریں اور ہمیں allow کریں۔ ان کے پاس ویسے بھی majority ہے وہ majority سے ہماری ترامیم کو kill کر لیں گے لیکن اس طرح سے technical ground پر ہمیں knockout نہ کیا جائے، آپ کی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح جناب محمد وارث شاد فرما رہے ہیں کہ ہم technical grounds پر کر رہے ہیں تو آپ کی نااہلی کو چھپانے کے لئے ہم condone کیوں کرتے رہیں؟

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ نااہلی والی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری بات سنیں۔ جب آپ بات کر رہے تھے تو کیا وہاں سے کوئی بولا تھا؟ جب وہاں سے کوئی نہیں بولا، میں نے آپ کو بات کرنے دی اور اب آپ کا پورا پوائنٹ آ گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رولز کے مطابق یہ ترامیم نہیں دی گئیں اور یہ ہمارا right ہے کہ ہم یہ point out کریں کہ یہ ترامیم رولز کے مطابق نہیں ہیں۔ اب یہ کہنا کہ اس کو condone کر دیا جائے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں condonation کی بات ہی نہیں کر رہا میں تو سپیکر صاحب کی discretion کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ آپ کی discretion کی بات کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہ کہیں گے کہ آپ اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے اسے allow کریں تو اس معزز ایوان کی اکثریت یہ کہے گی کہ آپ وہ discretion ہمارے حق میں استعمال کریں جو قانون کے مطابق بھی بنتی ہے، اُن کے لئے تو قانون کے مطابق بنتی ہی نہیں ہے۔ اگر ان کو اتنی sincerity تھی تو جس دن ہم نے یہ Bills lay کئے تھے تو اس کے بعد یہ کسی دن بھی آکر ترامیم دے سکتے تھے۔ یہ کیوں آخری دن کا انتظار کرتے ہیں؟ جب اپنی نااہلی سامنے آتی ہے تو پھر کہتے ہیں کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں چلا یہ 48 گھنٹے اس وقت پورے ہوئے ہیں۔ یہ اس وقت کی بات نہیں ہے بلکہ جب سے آپ کی ترامیم آئی ہیں یہ ٹائم اس وقت سے count ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ رولز کے مطابق نہیں ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ بل کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے دوبارہ ابھی چیک کیا ہے میرے پاس اس کی date ہے۔ آپ لیٹ ہو گئے ہیں جب یہ بل lay ہوا تھا تو آپ کو clear days بھی دیئے گئے تھے لیکن آپ نے کچھ نہیں کیا اس لئے یہ discretion آپ کے حق میں استعمال نہیں ہو سکتی۔ چونکہ آپ کی بات valid نہیں ہے لہٰذا میں اس کو reject کر رہا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پھر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

(---جاری)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan,

Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 11

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud -Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma

Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 13 to 15

MR SPEAKER: Now, Clauses 13 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 13 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman,

Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali And Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 20

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-Ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt,

Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 22 to 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 22 to 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 22 to 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan

Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 to 47

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 47 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 47 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

There are two Amendments in this motion. First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid

Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover so, it is taken as withdrawn.

Second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima,

Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since there is no mover so it is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Khawaja Sulman Rafiq, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Probation and Parole Service Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہُڈ کونسلیں پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There are two Amendments in this motion. First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal

Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Second amendment in from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud- Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is also taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali,

Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 6 to 8

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 6 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood Babar, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada,

Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it. Since there is no mover. It is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 10 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 10 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 10 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

زیرو آور نوٹس

(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر92 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 93 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس انشاءاللہ کل بروز جمعرات 19۔دسمبر2019 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔